آیات نمبر 35 تا 43 میں بشارت اور تنبیہ کہ جو شخص رسول کی بات سن کر اپنی اصلاح کر لے گا تو وہ کامیاب ہو گا اور جس نے تکبر کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ روز قیامت جب کوئی گروہ جہنم میں داخل ہو گا تو اپنے سے پہلے والوں پر لعنت کرے گا اور کہے گا کہ اے اللہ انہیں دہرا عذاب دے کیونکہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ اللہ کی آیات سے انکار کرنے والے کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتے ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ نیک کام کرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جائیں گے

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

اے اولاد آدم! جب کبھی تم ہی میں سے میرے رسول تمہارے پاس آئیں، اور میرے احکام تمہیں سنائیں تو جو شخص پرہیز گاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کر لے گا تو ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ﴿۳۵﴾

وَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ اسۡتَکۡبَرُوۡا عَنۡہَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ

اور جو لوگ ہمارے احکام کی تکذیب کریں گے اور ان احکام کے مقابلہ میں سرکشی اختیار کریں گے تو وہی لوگ جہنمی ہوں گے وہ اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۶﴾

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ

پھر اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا آیات الٰہی کی تکذیب کرے

اُولٰٓئِکَ یَنَالُہُمۡ نَصِیۡبُہُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوۡنَہُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ

ایسے لوگوں کے نصیب میں جو لکھا ہے وہ یہاں انہیں ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے پہنچیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ اب وہ تمہارے معبود کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے

قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا وَ

شَهِدُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ وہ کافر جواب دیں گے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ ہم سے کہاں غائب ہو گئے اور اس طرح وہ خود ہی اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ فی الحقیقت کافر تھے ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ اللہ فرمائے گا کہ جاؤ، تم سب بھی اسی جہنم میں داخل ہو جاؤ جس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے جنات اور انسانوں کے گروہ جا چکے ہیں كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ ہر گروہ جب جہنم میں داخل ہو گا تو اپنے سے پہلے والے گروہ پر لعنت کرتا ہوا داخل ہو گا حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ یہاں تک کہ جب سب کے سب گروہ جہنم میں جمع ہو جائیں گے تو ان میں سے ہر گروہ اپنے سے پہلے والے گروہ کے متعلق کہے گا کہ اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں آگ کا دو گنا عذاب دے قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ اللہ فرمائے گا کہ تم سب ہی کو دگنا عذاب دیا جائے گا مگر تم سمجھتے نہیں ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ یہ سن کر ان میں سے ہر پہلا گروہ اپنے پچھلے گروہ سے کہے گا کہ بس اب تمہیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے سو تم بھی اپنے اعمال کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۹﴾ؑ رکوع [۴] اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ یقین جانو کہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے

لئے آسمان کے دروازے کبھی نہیں کھولے جائیں گے، یہ لوگ جنت میں اس وقت تک
داخل نہیں ہو سکیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے وَ كَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ
مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ایسے لوگوں کے لیے
آگ ہی کا بچھونا ہو گا اور آگ ہی کا اوڑھنا ہو گا اور مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں
﴿۴۱﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ٝ اُولٰٓىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور اس کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور
نیک کام کرتے رہے — اور یہ جان لو کہ ہم کسی پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں
ڈالتے — تو ایسے ہی لوگ اہل جنت ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۴۲﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ
صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ اور ہم ان اہل جنت کے دلوں
سے دنیاوی رنجشیں اور کدورتیں نکال دیں گے وہ اس حال میں ہوں گے کہ ان کے نیچے
نہریں بہتی ہوں گی وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ
لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ اور وہ کہیں گے کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے
ہمیں یہاں تک پہنچنے کا راستہ دکھایا، اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے
لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ بے شک ہمارے رب کے رسول حق اور سچ ہی
لے کر آئے تھے وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
اور ان اہل جنت سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو،
ان نیک اعمال کی بدولت جو تم دنیا میں کرتے رہے تھے ﴿۴۳﴾

آیات نمبر 44 تا 53 میں اہل جنت کا اہل دوزخ سے مکالمہ کہ ہم سے اللہ نے جو وعدے کیئے تھے سب پورے ہو گئے، تمہارا کیا حال ہے ؟۔ مقام اعراف سے اہل ایمان کے ایک گروہ کا دوزخ اور جنت کا مشاہدہ۔ اہل دوزخ کا اہل جنت سے فریاد کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔ اہل جنت کا جواب کہ جنت کی نعمتیں اہل دوزخ پر حرام ہیں۔ اہل دوزخ کا اپنی محرومی اور بد بختی پر اظہار حسرت۔

وَ نَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا ؕ پھر اہل جنت جہنم والوں سے پکار کر پوچھیں گے کہ ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو اسے سچا پایا، تو کیا تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا؟ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ وہ جواب دیں گے کہ ہاں! ہم نے بھی سچا پایا فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَۃُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ تب ایک پکارنے والا فرشتہ ان کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ان ظالموں اور نافرمانوں پر ﴿۴۴﴾ الَّذِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ یَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ جو دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور ہمیشہ اس میں عیب تلاش کرتے رہتے تھے وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ كٰفِرُوۡنَ درا صل یہ لوگ آخرت کے منکر تھے ﴿۴۵﴾ وَ بَیۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَی الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ یَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّۢا بِسِیۡمٰهُمۡ ۚ اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان اعراف کی دیوار حائل ہو گی اس اعراف پر کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اہل جنت اور اہل جہنم کو ان کے چہروں کی علامات سے پہچانتے ہوں گے وَ نَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ ۟ لَمۡ یَدۡخُلُوۡهَا وَ هُمۡ یَطۡمَعُوۡنَ وہ اہل جنت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو — اور یہ اعراف والے وہ لوگ ہوں گے کہ ابھی جنت میں داخل تو نہ

ہوئے ہوں گے البتہ اس کی امید ضرور رکھتے ہوں گے ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ
تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور جب
ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب!
ہمیں ان ظالم اور نافرمان لوگوں میں شامل نہ کیجئے ﴿۴۷﴾ ع رکوع [۵] وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ
الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ
مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اور اہل اعراف بہت سے ایسے لوگوں کو جنہیں وہ ان کی
علامات سے پہچانتے ہوں گے پکار کر کہیں گے کہ تمہاری جمیعت اور تمہارا تکبر جو تم دنیا میں
کیا کرتے تھے آج تمہارے کچھ کام نہ آیا؟ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ
اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پھر
مومنوں کی طرف اشارہ کرکے کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم
قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہیں کرے گا حالانکہ ان کو تو حکم دے دیا
گیا ہے کہ تم سب جنت میں چلے جاؤ، تم پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے ﴿۴۹﴾
وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ اور اہل جہنم جنت والوں کو پکار کر کہیں گے، کہ تھوڑا سا پانی ہی ہم پر
ڈال دو، یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ دے دو قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ
حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اہل جنت جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں اُن
کافروں کے لئے ممنوع قرار دے دیں ہیں ﴿۵۰﴾ لا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا
وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی

زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ اللہ فرمائے گا کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح نظر انداز کر دیں گے جس طرح ان کافروں نے اِس ملاقات کے دن کو فراموش کر رکھا تھا اور جس طرح یہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ اس دنیاوی زندگی کی چہل پہل اور اُس کی چمک دمک ہی سب کچھ ہے۔ اس لیے اس کو اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین بنا لیا اور وہ اسی کیلئے جینے اور اسی کیلئے مرنے لگے، حالانکہ اس دنیاوی زندگی کا مقصد آخرت کی تیاری تھا ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور بلاشبہ ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچادی ہے جسے ہم نے اپنے علم کامل سے بہت ہی واضح کر کے بیان کر دیا ہے، یہ کتاب اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ کیا یہ لوگ صرف قرآن کے اُس وعدہ عذاب کے منتظر ہیں؟ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ تو جان لو کہ جس دن اس وعدہ کا وقت آجائے گا تو وہی لوگ جو اسے پہلے فراموش کئے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول سچی باتیں لے کر آئے تھے فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ تو کیا اب ہمارے کوئی سفارشی ہیں جو ہمارے لئے سفارش کر دیں یا ہمیں دوبارہ واپس دنیا میں ہی بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ ہم پہلے کرتے رہے تھے اس کے بجائے اب کوئی نیک اعمال کر کے دکھائیں یہ بات اس وقت اہل جہنم حسرت سے کہیں گے قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ بیشک ان لوگوں نے اپنا ہی نقصان کیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے تراش رکھے تھے آج ان سے گم ہو گئے ﴿٥٣﴾ ع

رکوع [٦]

آیات نمبر 54 تا 58 میں قریش کو تنبیہ کہ ہر چیز کا خالق اللہ ہی ہے، اپنی ہر حاجت کے لئے اسی کو پکارو۔ وہی بادلوں سے پانی برساتا ہے جس سے ہر قسم کی نباتات زمین سے نکل آتی ہیں ،اسی طرح روز قیامت سب لوگ قبروں سے نکل آئیں گے۔ ہر قسم کی زمین پر بارش تو ایک جیسی ہوتی ہے لیکن عمدہ زمین سے اچھی پیداوار ہوتی ہے جبکہ نکمی زمین سے ناقص پیداوار۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر اپنی شان کے مطابق جلوہ افروز ہوا، وہی رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے کہ رات دن کے پیچھے دوڑتی چلی آتی ہے، اس ہی نے سورج اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا اور وہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ جان لو کہ ہر چیز کی تخلیق اور حکم و تدبیر کا نظام چلانا اسی کا کام ہے اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ لوگو! اپنے رب کو چپکے چپکے اور انتہائی عاجزی کے ساتھ پکارا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۵۵﴾ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو، اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے اللہ

تعالیٰ کی عبادت کیا کرو اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ بیشک اللہ
کی رحمت نیکی کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے ﴿٥٦﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ
الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وہ اللہ ہی ہے جو اپنی باران رحمت سے پہلے
ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر بھیجتا ہے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ یہاں
تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم ان بادلوں کو کسی مردہ زمین
کی طرف بھیج دیتے ہیں پھر ہم ان بادلوں سے بارش برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر
قسم کے پھل نکالتے ہیں كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ بالکل
اسی طرح ہم مُردوں کو بھی زمین سے نکال کھڑا کریں گے، شاید اس مشاہدے سے تم
کچھ نصیحت حاصل کرو ﴿٥٧﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ اور
جو زمین عمدہ ہوتی ہے اللہ کے حکم سے اس کی پیداوار بھی خوب نکلتی ہے وَ الَّذِيْ
خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار
کے سوا کچھ نہیں نکلتا كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ شکر گزار
لوگوں کے لئے ہم اسی طرح مختلف پہلوؤں سے دلائل بیان کرتے ہیں باران رحمت
کے فیضان عام کی طرح ہدایت ربانی اور آیات بینات کا فیض بھی سب ہی انسانوں کے لئے عام
ہے، مگر جس طرح ہر زمین بارش سے فائدہ نہیں اٹھاتی اسی طرح ہر انسان ہدایت ربانی سے نفع
حاصل نہیں کرتا، بلکہ نفع صرف وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو شکر گزار اور قدر شناس ہیں ﴿٥٨﴾ ع

رکوع [۷]

آیات نمبر 59 تا 72 میں نوح علیہ السلام اور ہود علیہ السلام کا ان کی قوم کی طرف بھیجا جانا، قوم کی تکذیب اور اللہ کی جانب سے انہیں عذاب سے ہلاک کرنے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ کی سنت کہ جب بھی کسی بستی میں رسول بھیجا گیا تو پہلے مالی اور جسمانی مصائب سے آزمایا، پھر دکھ کو سکھ سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ مغرور ہو گئے تو اچانک ان پر عذاب نازل کر دیا۔ اہل قریش کو تنبیہ کہ ان واقعات سے سبق حاصل کریں وگرنہ ان پر بھی ایسا ہی عذاب آسکتا ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ بلاشبہ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو نوح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ بیشک میں تمہارے بارے میں ایک بڑے ہی ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ان کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا کہ اے نوح! بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں مبتلا دیکھتے ہیں ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! مجھ میں گمراہی کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ میں تو تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات ایک ایسے آدمی کے

ذریعہ پہنچی جو تم ہی میں سے ہے؟ تاکہ اس شخص کے ڈرانے کی وجہ سے تم پرہیزگار بن جاؤ
اور تم پر رحم کیا جائے ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ مگر اس سب کے باوجود ان لوگوں نے نوح علیہ السلام کی
تکذیب کی تو ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو جو کشتی میں سوار تھے بچالیا اور
باقی ان سب لوگوں کو غرق کردیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا عَمِيْنَ بلاشبہ وہ لوگ کفر کی وجہ سے اندھے ہوگئے تھے حق بات کو سمجھنے کی
صلاحیت سے محروم ہوگئے تھے ﴿۶۴﴾ رکوع [۸] وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ اور ہم نے
قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ
ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، سو کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ﴿۶۵﴾ قَالَ
الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں بے وقوفی میں مبتلا سمجھتے
ہیں اور ہمارا گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ
رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہود علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! مجھ میں
حماقت کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں تو رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں ﴿۶۷﴾
اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ میں تو تمہیں اپنے رب کے پیغامات
پہنچاتا ہوں، اور میں تمہارا قابل اعتماد خیر خواہ ہوں ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ
ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے

کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت کی بات ایک ایسے آدمی کے ذریعہ پہنچی جو تم ہی
میں سے ہے تاکہ وہ تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے ؟ وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ اور یاد کرو جب اللہ نے
تمہیں قوم نوح کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ قد و قامت اور قوت
عطا کی فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ سو تم اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم
فلاح حاصل کرو ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ
ان سرداروں نے جواب دیا کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی
عبادت کریں اور ان سب خداؤں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر تم واقعی سچے ہو تو جس عذاب کی دھمکی
دے رہے وہ لے آؤ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ ہود علیہ
السلام نے کہا کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اس کے غضب اور عذاب کا آنا مقرر ہو چکا
ہے اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ
سُلْطٰنٍ ؕ کیا تم مجھ سے اپنے معبودوں کے چند ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو تم
نے اور تمہارے آباء و اجداد نے رکھ لیے ہیں حالانکہ اللہ نے ان کے معبود ہونے کی کوئی سند نہیں
نازل کی فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ سو اب تم بھی انتظار کرو اور میں بھی
تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا
دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ آخر کار ہم نے ہود علیہ السلام اور
ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے ان کی جڑ ہی
کاٹ کر پھینک دی، در حقیقت وہ کبھی بھی ایمان لانے والے نہ تھے ﴿٧٢﴾ رکوع [٩]

آیات نمبر 73 تا 84 میں پچھلی آیات کا تسلسل، صالح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کا ان کی قوم کی طرف بھیجا جانا، ان کی قوم کی تکذیب اور اللہ کی جانب سے انہیں عذاب سے ہلاک کرنے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ صالح علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک واضح دلیل آچکی ہے هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَکُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْکُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَکُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یہ اونٹنی اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہے، جو تمہارے لئے ایک معجزہ ہے سو اس کو کھلا چھوڑ دو تاکہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسکو تکلیف پہونچانے کی غرض سے ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ ایک دردناک عذاب تمہیں آ پکڑے گا ﴿۷۳﴾ وَ اذْکُرُوْۤا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَکُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ اور یاد کرو جب اس نے قوم عاد کے بعد تمہیں ان کا جانشین بنا کر زمین میں سکونت بخشی، تم اس کے ہموار میدانوں میں بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر ان میں گھر بناتے ہو فَاذْکُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ

پس تم لوگ اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ ہود علیہ السلام کی قوم کے متکبر
سرداروں نے اپنے ان غریب اور کمزور لوگوں سے جو ایمان لا چکے تھے پوچھا کہ کیا
تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ صالح علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا
رسول ہے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ان لوگوں نے جواب دیا کہ
ہاں! جو کچھ حکم انہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم تو اس پر کامل یقین رکھتے ہیں ﴿۷۵﴾ قَالَ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ اس پر ان متکبر
سرداروں نے کہا کہ تمہیں جس بات کا یقین ہے ہم تو اسے نہیں مانتے ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا
النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ چنانچہ اپنے رب کے حکم سے سرتابی کرتے ہوئے انہوں
نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور کہنے لگے کہ اے صالح! اگر تو واقعی اللہ کا رسول
ہے تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ آخر انہیں ایک زلزلے نے آ پکڑا اور وہ اپنے
گھروں میں مُنہ کے بل اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ
يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ پھر صالح علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے

میری قوم! میں نے تو تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا اور تمہاری پوری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہی کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے بھی نہیں کیا ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ تم لوگ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش نفسانی پوری کرتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے نکل جانے والے لوگ ہو ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ اور ان کی قوم کے پاس سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ تھا کہ لوط اور ان کے ساتھیوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک وصاف بننا چاہتے ہیں ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ آخر کار ہم نے لوط علیہ السلام اور اس کے گھر والوں کو بچا لیا سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل تھی ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ سو ہم نے ان کے اوپر خاص قسم کے پتھروں کی بارش برسائی، تو اب دیکھو کہ ان گناہگاروں کا انجام کیسا ہوا ﴿۸۴﴾ع رکوع [۱۰]

آیات نمبر 85 تا 93 میں شعیب علیہ السلام کا ان کی قوم کی طرف بھیجا جانا، ان کی قوم کی تکذیب اور اللہ کی جانب سے انہیں عذاب سے ہلاک کرنے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ اور اسی طرح ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگوں! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے پس ناپ تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو خرید و فروخت میں نقصان نہ پہونچایا کرو اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد اس میں فساد برپا نہ کرو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر تم مومن ہو تو یقین رکھو کہ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے ﴿۸۵﴾ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ اور تم ہر راستہ پر اس لئے نہ بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو خوفزدہ کرو اور انہیں اللہ کی راہ سے روکو اور اللہ کی سیدھی راہ میں عیب تلاش کرو وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ اور وہ وقت یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے ﴿۸۶﴾ وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اگر تم میں سے ایک جماعت میری رسالت پر ایمان لے آئی ہے اور دوسری جماعت ایمان نہیں لائی تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۸۷﴾

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ ان کی قوم کے متکبر
سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! اگر تم ہمارے دین میں واپس نہ آئے تو ہم تمہیں
اور ان سب لوگوں کو جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے باہر نکال دیں
گے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ شعیب علیہ السلام نے کہا کہ کیا اگر ہم تمہارے
دین کو برا سمجھتے ہوں تو جب بھی اس دین میں واپس آجائیں؟ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ اگر ہم
تمہارے دین میں واپس چلے آئیں جبکہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے، تو اس کا
مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم نے اس سے پہلے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا وَ مَا يَكُوْنُ لَنَاۤ
اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ ہمارے لیے تو اب اس دین کی
طرف پلٹنا ممکن نہیں سوائے یہ کہ ہمارا رب اللہ ہی ایسا چاہے وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ
شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے، ہم اللہ ہی پر
بھروسہ کرتے ہیں رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ
الْفٰتِحِيْنَ شعیب علیہ السلام نے دعا کی کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری
قوم کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۸۹﴾ وَ
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ اور شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنے لوگوں سے کہا

کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو یقیناً تم نقصان اٹھاؤ گے ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ آخر انہیں ایک زلزلے نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے ﴿۹۱﴾ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۚۛ جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی تھی وہ ایسے برباد ہوئے گویا اس بستی میں کبھی بسے ہی نہ تھے اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا تھا، آخر کار وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ اس وقت شعیب علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تو تمہاری خیر خواہی کی تھی فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ پھر میں قبول حق سے انکار کرنے والی قوم کی تباہی پر کیسے افسوس کروں ﴿۹۳﴾ رکوع [۱۱]

آیات نمبر 94 تا 102: پچھلی آیات [آیت نمبر 59 تا 93] میں مختلف انبیاء کے واقعات بیان کرنے کے بعد اللہ کی یہ سنت بیان کی گئی ہے کہ جب بھی کسی بستی میں رسول بھیجا گیا تو پہلے وہاں کے رہنے والوں کو مالی اور جسمانی مصائب سے آزمایا، پھر دکھ کو سکھ سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ مغرور ہو گئے، پھر اچانک ان پر عذاب نازل کر دیا گیا۔ اہل قریش کو تنبیہ کہ ان واقعات سے سبق حاصل کریں ورنہ ان پر بھی ایسا ہی عذاب آسکتا ہے

وَ مَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ اور یہ جان لو کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں نبی بھیجا ہو اور اس کے بعد بستی کے لوگوں کو پہلے سختی اور تکلیف میں مبتلا نہ کیا ہو، اس خیال سے کہ شاید وہ عاجزی کی روش اختیار کریں ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوشحالی میں بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے کہ یہ اچھے اور برے دن تو ہمارے آباء و اجداد پر بھی آتے رہے ہیں، آخر کار ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس پکڑ کی خبر تک نہ تھی ﴿۹۵﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کے خزانے کھول دیتے مگر انہوں نے تو پیغمبروں کی تکذیب کی پھر ہم نے انہیں ان کے اعمال کی

سزا میں پکڑ لیا ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ

نَآىِٕمُوْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! کیا اب اِن بستیوں کے لوگ اس بات سے بے خوف

ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات میں آ پہنچے جب کہ وہ سوئے پڑے ہوں ﴿۹۷﴾ اَوَ

اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ اور کیا ان

بستیوں کے رہنے والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں ان پر ہمارا عذاب دن کے وقت

آ جائے جب وہ اپنے کھیل کود میں مشغول ہوں ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ تو کیا یہ

لوگ اللہ کی اچانک گرفت سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ حالانکہ اللہ کی اچانک گرفت سے صرف وہی لوگ بے خوف

ہوتے جو تباہ و برباد ہونے والے ہوں ﴿۹۹﴾ ع رکوع [۱۲] اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ کیا یہ لوگ

جو آج اپنے سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کے بعد زمین کے وارث بنے ہوئے ہیں، اس

بات سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہ اگر ہم چاہیں تو اِن کو بھی اِن کے گناہوں کے

سبب پکڑ لیں وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ مگر ہم نے ان کے

دلوں پر مہر لگا دی ہے لہٰذا وہ سنتے تک نہیں ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ

اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ اے پیغمبر! یہ وہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سنا رہے ہیں وَ

لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ اور بیشک ان سب کے پاس ان کے رسول

روشن نشانیاں لے کر آئے تھے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ

پھر وہ اس بات پر ہرگز ایمان نہ لائے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ
عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ اللہ اسی طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ﴿۱۰۱﴾ وَمَا
وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ اور ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو اپنے عہد
پر قائم رہنے والا نہ پایا وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور ہم نے تو ان
میں سے اکثر لوگوں کو نافرمان ہی پایا ﴿۱۰۲﴾

آیت نمبر 103

آیات نمبر 103 تا 126 میں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی سرگزشت۔ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے دربار میں معجزات دکھانا۔ فرعون کا اسے جادو قرار دینا اور اپنے جادوگروں سے مقابلہ کا چیلنج۔ مقابلہ میں شکست کے بعد جادوگروں کا اللہ پر ایمان لانے کا اعلان۔

ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوۡا بِهَا‌ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اسکے سرداروں کے پاس بھیجا مگر انہوں نے بھی ہماری نشانیوں کے ساتھ ظلم کیا پھر آپ دیکھئے کہ فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوا

وَقَالَ مُوۡسٰى يٰفِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ ۙ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے فرعون! بیشک میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں

حَقِيۡقٌ عَلٰٓى اَنۡ لَّاۤ اَقُوۡلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ؕ مجھے یہی زیب دیتا ہے کہ اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا اور کچھ نہ کہوں قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِبَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ مَعِىَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ؕ ﴿۱۰۵﴾ بیشک میں تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس واضح نشانی لایا ہوں لہذا بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے

قَالَ اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ فرعون نے کہا کہ اگر تم واقعی سچے ہو تو جو نشانی لائے ہو وہ پیش کرو

فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ۖ ۚ ﴿۱۰۷﴾ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا نیچے ڈال دیا تو وہ اسی وقت صریحاً اژدہا بن گیا

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے

چمکدار سفید ہو گیا ﴿۱۰۸﴾ رکوع [۱۳] قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ قوم فرعون کے سردار کہنے لگے کہ بیشک یہ تو کوئی بڑا ماہر جادو گر ہے ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ
اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک
سے باہر نکال دے، اب تم اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ
اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ پھر ان سب نے
فرعون کو مشورہ دیا کہ موسیٰ اور ان کے بھائی کو روک لے اور تمام شہروں میں ہرکارے
بھیج دے جو ماہر جادوگروں کو اکٹھا کر کے تیرے پاس لے آئیں ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ
فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ چنانچہ جب تمام جادوگر
فرعون کے پاس حاضر ہو گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہم موسیٰ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں کوئی بڑا
انعام ملے گا؟ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فرعون نے کہا کہ ہاں! نہ
صرف انعام ملے گا بلکہ تم شاہی مقربین میں شامل کر لئے جاؤ گے ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ
اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ اس پر جادوگروں نے کہا کہ اے موسیٰ!
تم پہلے ڈالتے ہو یا ہم ڈالیں؟ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم ہی
پہلے ڈالو فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ
عَظِيْمٍ پھر جب ان جادوگروں نے اپنی لاٹھیوں اور رسیوں کو ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں کو
مسحور کر دیا اور ان کو خوف زدہ کر دیا اور وہ بڑا بھاری جادو بنا کر لائے تھے ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَيْنَآ
اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ
اے موسیٰ تو اپنا عصا ڈال دے فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ سو اس عصا کا ڈالنا تھا کہ

وہ اسی وقت ان کے بنائے ہوئے فریب کو نگلنے لگا ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پس حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ جادوگروں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ غرض فرعون اور اس کے ساتھی مغلوب ہو گئے اور انہیں ذلیل و خوار ہو کر واپس جانا پڑا ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ اور تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ اور کہنے لگے کہ ہم اس رب العالمین پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ فرعون نے جادوگروں سے کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لے آئے اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ بیشک تم نے اس شہر میں یہ ایک سازش کی ہے تاکہ تم اس کے رہنے والوں کو یہاں سے باہر نکال دو، سو تمہیں جلد ہی اس کا انجام معلوم ہو جائے گا ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ یقیناً میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ جادوگروں نے جواب دیا کہ یقیناً ہم سب کو اپنے رب کی طرف ہی واپس لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا اور تو نے ہم میں کون سی برائی دیکھی ہے سوائے اس کے کہ جب ہمارے رب کی نشانیاں ہم تک پہنچ گئیں تو ہم اس پر ایمان لے آئے رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اے ہمارے رب! ہمیں بے انتہا صبر عطا فرما اور ہمیں دنیا سے اس حال میں اٹھانا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں ﴿۱۲۶﴾ رکوع [۱۴]

آیات نمبر 127 تا 137 میں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی سرگزشت کا بقیہ حصہ۔ فرعون کے سرداروں کا موسیٰ علیہ السلام کو ڈھیل نہ دینے کا مشورہ۔ اللہ کی طرف سے آل فرعون پر مختلف قسم کے عذاب نازل کئے گئے تا کہ وہ سنبھل جائیں لیکن انہوں نے ہمیشہ اپنے عہد کی خلاف ورزی ہی کی۔ بالآخر فرعون اپنے ساتھیوں کے ساتھ غرق کر دیا گیا۔

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ يَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ اور فرعون کی قوم کے سردار فرعون سے کہنے لگے کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑے رکھے گا کہ وہ زمین میں فساد مچاتے پھریں اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ فرعون نے کہا کہ ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے بلاشبہ ہمیں ان پر پوری قدرت اور غلبہ حاصل ہے ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ بے شک یہ زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسکا وارث بنا دیتا ہے وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور آخری کامیابی تو ان ہی لوگوں کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ ان کی قوم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہمیں تو تمہارے آنے سے پہلے بھی اذیتیں دی جاتی رہی تھیں اور تمہارے آنے کے بعد بھی ستایا جا رہا ہے قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا

کہ وہ وقت قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کی جگہ تمہیں

زمین میں اقتدار عطا فرمائے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو ﴿۱۲۹﴾ رکوع [۱۵] وَ

لَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ

پھر ہم نے آل فرعون کو کئی سال تک قحط اور پھلوں کی پیداوار کی کمی میں مبتلا کئے رکھا کہ

شاید وہ کوئی نصیحت حاصل کریں ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ

پھر جب ان پر خوشحالی کا دور آتا تو کہتے کہ ہم اسی کے مستحق تھے وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ

یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اور جب کوئی تکلیف پہنچتی تو اسے موسیٰ اور اس کے

ساتھیوں کی نحوست بتاتے اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

یَعْلَمُوْنَ جان لو! کہ بے شک ان کی تکلیف اور بد حالی تو اللہ ہی کی طرف سے تھی لیکن

ان میں اکثر لوگ یہ بات سمجھتے نہ تھے ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ

لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

ہمیں مسحور کرنے کے لئے خواہ کتنی ہی نشانیاں ہمارے سامنے لے آؤ، ہم تمہاری بات

ماننے والے نہیں ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ

وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ آخر ہم نے ان پر

مختلف اوقات میں طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون کا عذاب بھیجا، یہ سب کھلے

معجزہ تھے لیکن وہ تکبر ہی کرتے رہے کیونکہ وہ لوگ تھے ہی نافرمان ﴿۱۳۳﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ

عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اور جب

ان پر ہمارا کوئی عذاب واقع ہوتا تو وہ کہتے کہ اے موسیٰ! اپنے رب سے اس وعدہ کی بنا

پر جو اس نے تجھ سے کر رکھا ہے، ہمارے لئے دعا کر لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کہ اگر وہ ہم سے عذاب دور کردے گا تو ہم یقینا تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کردیں گے ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ پھر جب ہم کچھ مدت کے لئے جو کہ ان کے لئے مقرر تھی، ان سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ آخر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا، کیونکہ وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے اور ان سے لاپروائی برتتے تھے ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ملک میں انتہائی کمزور سمجھے جاتے تھے اس سرزمین کا مالک بنا دیا جس کے مشرق و مغرب میں ہم نے برکت رکھی ہوئی ہے وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ اور بنی اسرائیل کے حق میں آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہو گیا کیونکہ انہوں نے صبر کیا تھا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور فرعون اور اس کی قوم نے جو بڑے بڑے اور اونچے محلات اور باغات بنا رکھے تھے ہم نے سب کو تباہ کر دیا ﴿۱۳۷﴾

آیات نمبر 138 تا 171 میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے مختلف ادوار کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اللہ نے ان پر ہمیشہ انعامات کی بارش کی لیکن انہوں نے ہمیشہ ان انعامات کی ناقدری کی۔ یوم سبت کے حکم کے بارے میں نافرمانی کرنے والوں کو بندر بنا دیا گیا۔ اللہ کا فیصلہ کہ وہ روز قیامت تک ان پر ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیتے رہیں گے۔

آیات نمبر 138 تا 147 میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے مختلف ادوار کا تذکرہ۔ فرعون سے نجات کے بعد ایک نئی منزل کی طرف روانگی، بت پرست قوم کو دیکھ کر بت پرستی کے لئے اسرار۔ موسیٰ علیہ السلام کا تیس دن کے لئے کوہ طور پر جانا اور تورات کا عطا کیا جانا۔

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتار دیا تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو اپنے بتوں کی عبادت میں لگے ہوئے تھے قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے کہا کہ اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک ایسا ہی معبود مقرر کر دیجئے جیسے ان کے معبود ہیں قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم لوگ واقعی بہت نادان ہو ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یہ لوگ جس طریقہ کی پیروی کر رہے ہیں وہ تو برباد ہونے والا ہے اور جو عمل وہ کر رہے ہیں وہ سراسر باطل ہے ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ پھر موسیٰ نے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لئے تلاش کروں حالانکہ اللہ ہی نے تمہیں تمام اہل عالم پر فضیلت بخشی ہے ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذْ

اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو اہلِ فرعون سے نجات بخشی جو تمہیں بہت ہی سخت عذاب دیتے تھے يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور اس بات میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی ﴿۱۴۱﴾ رکوع [۱۶] وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا پھر اسمیں مزید دس راتوں کا اضافہ کر دیا تو اس طرح اس کے رب کی مقرر کردہ چالیس راتوں کی مدت پوری ہوگئی وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا کہ میرے جانے کے بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہو، ان کی اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کی راہ پر نہ چلنا اللہ نے موسی علیہ السلام کو تورات عطا کرنے کے لئے کوہ طور پر بلایا تھا ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر کوہ طور پر پہنچے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار تو مجھے اپنا جمال بھی دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ

اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے، ہاں البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر
یہ اپنی جگہ قائم رہا تو سمجھ لینا کہ تم مجھے دیکھ سکو گے فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ
جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی فرمائی
تو اس تجلی نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے فَلَمَّآ
اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ پھر جب موسیٰ علیہ
السلام ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، میں تیرے
حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى
اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! ہم نے تجھے اپنی رسالت اور ہم کلامی
کے ذریعے تمام لوگوں پر امتیاز بخشا ہے پس جو کچھ میں تجھے عطا کروں اسے مضبوطی
سے تھام لے اور میرا شکر گزار بن جا ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ
شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ اس کے بعد ہم نے چند تختیوں پر ہر طرح
کی نصیحت اور تمام ضروری باتوں کی تفصیل موسیٰ علیہ السلام کو لکھ دی فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ اور کہا کہ اے موسیٰ! ان تختیوں
یعنی تورات پر مضبوطی سے عمل کرو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان پر اچھی طرح
عمل کریں سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ عنقریب میں تمھیں نافرمانوں کا ٹھکانہ
دکھاؤں گا ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ

الۡحَقِّ ؕ میں ایسے لوگوں کو جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اپنی آیتوں سے برگشتہ ہی رکھوں گا وَ اِنۡ یَّرَوۡا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡا بِھَا ۚ اور ان کی حالت یہ ہوگی کہ اور اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں وَ اِنۡ یَّرَوۡا سَبِیۡلَ الرُّشۡدِ لَا یَتَّخِذُوۡہُ سَبِیۡلًا ۚ وَ اِنۡ یَّرَوۡا سَبِیۡلَ الۡغَیِّ یَتَّخِذُوۡہُ سَبِیۡلًا ؕ اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو فوراً اس پر چل پڑیں ذٰلِكَ بِاَنَّھُمۡ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوۡا عَنۡھَا غٰفِلِیۡنَ ان کی یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے غفلت برتتے رہے ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآءِ الۡاٰخِرَۃِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ ؕ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو اور یوم آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے تمام اعمال ضائع ہوگئے ھَلۡ یُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ کیا انہیں ان کے اعمال کے علاوہ کسی اور چیز کی جزا دی جائے گی؟ ﴿۱۴۷﴾ رکوع [۱۷]